اور میرے مزاج کی سختی ہی کا نتیجہ ہے جو ادھا گنج کے مسلمانوں کی اصلاح ہوئی دہریت کا خاتمہ ہوا اور بد مذہبیت سے محفوظ رہا ورنہ اس آبادی میں بھی اب تک وہابیت گھس گئی ہوتی

کچھ اور باتیں

ملکی سیاست بلکہ ادھا گنج کی سیاست سے بھی میرا کوئی تعلق نہیں ہے یہاں تک کہ ایم۔ ایل۔ اے، ایم۔ پی اور پردھان وغیرہ کسی کو ہوش سنبھالنے کے بعد سے اب تک میں نے کبھی ووٹ نہیں دیا اور نہ اپنے گھر والوں کو دینے دیتا ہوں کہ ان کے غلط کاموں کی ذمہ داری ہمارے اوپر بھی آجائے گی۔

ریڈیو خریدنا میرے نزدیک ناجائز نہیں ہے اس کا غلط استعمال ناجائز ہے اور صحیح استعمال بہت کم لوگ کر پاتے ہیں اس لئے آج تک میں نے اسے اپنے گھر میں نہیں داخل ہونے دیا۔ نہ خود خریدا اور نہ شادی بیاہ میں لڑکی والے کو دینے دیا۔ بلکہ ٹیپ رکارڈ بھی نہیں لیا اس خوف سے کہ میں ٹیپ رکارڈ خریدوں گا تو میرے لڑکے ریڈیو لاکر گانا سنیں گے اور میں ریڈیو خریدوں گا تو میرے لڑکے ٹیلی ویژن اور وی۔ ڈی۔ او لاکر امجدی منزل کو سینما گھر بنادیں گے۔

میں نے خوش حالی کے باوجود اپنے کسی لڑکے کو انگریزی نہیں پڑھائی اور نہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی کو پڑھاؤں گا۔ بلکہ ہر ایک کو نائب رسول ہی بنانے کی کوشش کروں گا۔ اور ان لوگوں کی راہ کبھی نہیں اختیار کروں گا کہ جو دس سال تک زکوٰۃ وخیرات کھاکر علم دین حاصل کئے اور پورے زمانۂ طالب علمی میں ایک ایک پیسے کے محتاج رہے۔ پھر عالم ہونے کے بعد جب کسی مسجد یا مدرسہ کے ملازم ہوکر خوشحال ہوگئے تو اپنے گھر والوں کو انگریزی پڑھاکر کافروں کی وضع قطع کا دلدادہ بنایا۔ انھیں فاسقوں کا لباس پہنایا اور اپنے گھر سے اسلامی طور وطریقہ نکال کر اسے مغربی تہذیب کا گہوارہ بنادیا۔

اگر کوئی اسلام وسنیت کی تبلیغ واشاعت اور مذہبی کتابوں کا ترجمہ کرنے کی نیت سے انگریزی زبان پڑھے تو ہم اس کے مخالف نہیں ہیں کہ حدیث شریف اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کے مطابق اس نیت سے کسی بھی زبان کو حاصل کرے گا تو ثواب پائے گا۔

ہم موجودہ انگریزی کورس کے مخالف ہیں جس سے عموماً پڑھنے والوں کا ذہن خراب ہو جاتا ہے. مذہبی آزادی پیدا ہو جاتی ہے. ماحول بدل جاتا ہے اور بسا اوقات نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ایک دو پشت کے بعد گھر میں دہریت کی بنیاد پڑ جاتی ہے ــــــــ

ــــــــ جس راہ پر چلنے والے اکثر ہلاک ہو جائیں ایسا راستہ بنانے والے اور اس پر چلنے والے دونوں بیوقوف ہیں۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانۂ مبارکہ میں رومی اور ایرانی وغیرہ کئی سنہ رائج تھے مگر انھوں نے ان میں سے کسی کو نہیں اختیار کیا بلکہ اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے سنہ ہجری کو جاری کیا جسے آج کا مسلمان مٹانے پر تلا ہوا ہے اور اس کو دنیا سے نیست و نابود کر دینا چاہتا ہے کہ عوام تو عوام اکثر علماء و مشائخ بھی انگریزی ہی تاریخ و سنہ لکھتے و بولتے ہیں اور صرف گورنمنٹ کے کاغذات میں نہیں بلکہ اپنے نجی معاملات شادی بیاہ اور مخصوص خطوط میں بھی اسلامی تاریخ و سنہ کو چھوڑ کر صرف انگریزی پر اکتفا کرتے ہیں میں اسے سخت ناپسند کرتا ہوں۔

اور مسلمانوں کے وہ خطوط کہ جن کے پتے اردو سے بالکل خالی ہوتے ہیں اور وہ بینک کہ جن میں انگریزی گنتیاں استعمال کی جاتی ہیں انھیں بھی دیکھ کر مجھ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی لئے کتب خانہ امجدیہ براؤں شریف اور مدرسہ امجدیہ ارشد العلوم اوجھاگنج کا سارا حساب و کتاب اسلامی تاریخ و سنہ اور اردو کی گنتیوں کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

خدائے عزوجل سارے مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ تمام باتیں جو اسلام و مسلمان کی انفرادیت کو باقی رکھنے والی ہیں انھیں ہمیشہ جاری رکھیں اور اپنی غفلت ولاپرواہی سے ان کو مٹانے کی کوشش نہ کریں۔ آمین

فیض الرسول سے مجھے بہت محبت ہے اسی لئے میں اکثر براؤں شریف میں ہی رہتا ہوں بقدر ضرورت اپنے مکان پر جاتا ہوں اور گھر کا انتظام دیکھ کر فوراً واپس آجاتا ہوں۔ ہر پندرہ دن پر جمعرات کو تدریس سے فرصت پاکر جاتا ہوں اور جمعہ کو صبح ۹-۱۰ بجے براؤں شریف